TQ Lesson 231 surah Fatir 1-14 tafsir

تفسیر۔ سورۃ فاطر مکی سورۃ ہے اس کی 45 آیات اور 5 رکوع ہیں 977 کلمات اور حروف کی تعداد 3130 ہے۔ اس کا نام اس سورۃ کی پہلی آیت کا لفظ ہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** اور **فَاطِرِ** کے معنی ہیں تراش خراش کر خوبصورت بنانا اس سورۃ کے لئے ایک اور نام بھی ہے اور دوسرا نام ہے **الْمَلَائِكَةِ** اور یہ لفظ بھی پہلی ہی آیت میں آیا ہے **جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا.** اس کا زمانۂ نزول مکہ کا درمیانی دور ہے یہ سورۃ سبا کی **توام** (جوڑا جوڑا) سورۃ ہے۔ سورۃ سبا کی جڑواں سورۃ ہے اور دونوں کے عمود میں کوئی خاص فرق نہیں ہے یعنی دونوں کے مرکزی مضمون میں کوئی خاص فرق نہیں ہے اور گویا کہ اس میں بھی شکر اور توحید کی بات ہے اور سورۃ سبا سے اس کے مضامین بھی کافی حد تک ملتے جلتے ہیں

آیت نمبر1. الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کر نے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ تعریف اللہ کی، آپ دیکھئے کہ سورۃ کا آغاز کس سے ہوا **الْحَمْدُ لِلَّهِ** تعریف اللہ کے لئے سورۃ الفاتحہ جب آپ نے پڑھی تھی تو آغاز کس سے تھا؟ **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** (1) تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور سورۃ الانعام کا آغاز بھی اسی طرح سے تھا **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ (2۔ الانعام)** تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے، روشنی اور تاریکیاں پیدا کیں پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا ہے دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہرا رہے ہیں۔ اور سورۃ سبا کا آغاز کیسے ہوا **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ(1)** تو آپ نوٹ کریں کہ کتنی سورتیں ہیں جن کے بالکل آغاز میں **الْحَمْدُ لِلَّهِ** ہے تو گویا کہ اللہ تعالیٰ بار بار جس چیز کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ کیا ہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ** تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور حمد کے اندر تعریف بھی پائی جاتی ہے اور شکر بھی پایا جاتا ہے اور عام طور پر تعریف جب کی جاتی ہے تو تعریف کس چیز کی کی جاتی ہے؟ جب کسی کی نعمتیں یا کاریگری نظر آتی ہے جب کسی کے جمال اور کمال نظر آتے ہیں تو انسان اس کی تعریف کرتا ہے اور دوسری بات ہے شکر کرنا تو شکر کب کیا جاتا ہے جب انسان ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے تو ایک بات یاد رکھیں کہ کمال، جمال، حکمت، قدرت، صناعی کاریگری جو کچھ بھی ہے یہ سب اللہ کی ہے تو تعریف بھی اللہ ہی کی اور شکر بھی اللہ ہی کا **الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ** دل کی گہرائیوں کے ساتھ اپنے جذبات کی پوری رعنائیوں کے ساتھ پورے جذبات کے ساتھ پوری محبتوں کے ساتھ پوری عقیدتوں کے ساتھ پورے شعور کے ساتھ روح اور جان کی پوری گہرائیوں کے ساتھ آئیے ہم سب مل کر کہیں **الْحَمْدُ لِلَّهِ** تعریف اللہ کے لئے **لِلَّهِ** صرف اللہ کے لئے ،اب یہاں پہ کیوں تعریف کی جارہی ہے **فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** آسمان اور زمین کا بنانے والا اور ایک آسمان نہیں **السَّمَاوَاتِ** آسمانوں کا اور زمین کا بنانے والا اور آپ دیکھئے کہ بنانے کے لئے قرآن میں 6 لفظ آئے ہیں **بَرَأَ، بَدَع، فَطَرَ،** خَلَقَ، **اَنْشَاَ، ذَرَءَ،** اور یہاں پہ **فَطَرَ** کا اللہ تعالی نے انتخاب کیا ہے تو **فَطَرَ** کے معنی

کیا ہیں؟ پھاڑنا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پاس دو بدو آئے اور وہ ایک پرانے کنوئیں کی ملکیت کے دعوے دار تھے کتنے لوگ دعوے دار تھے؟ دو،وہ دونوں یہ کہتے تھے کہ یہ کنواں میرا ہے ان میں سے ایک نے کہا **"انا فطرتُھَا"** یعنی پہلے پہل میں نے اس کو پھاڑا تھا میں نے اس کو کھودا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ پھاڑ کر، تراش کر ابتدأ کرنا تو اسی طرح **فَطَرَ** کے معنی کیا ہیں؟ وہ معرفت جو انسان کی بناوٹ میں ہے، تراش خراش میں ہے **فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** کے معنی کیا ہیں؟ وہ مالک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی نمونے کے بنایا عام طور پر جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے تو کسی نمونے کے ساتھ بنائی جاتی ہے تو **خَلَقَ** کے معنی ہوتے ہیں ایسی چیز بنانا جس کا مواد پہلے موجود ہو لیکن **فَطَرَ** کے معنی یہ ہیں کہ اس میں **ابدأ** بھی پایا جاتا ہے یعنی ابتدا کرنا اور اس کے اندر **بَدَع** (ب د ع) بھی پایا جاتا ہے کہ کسی نمونے اور تقلید کے بغیر بنانا اور تراش خراش کے بنانا خوبصورت بنانا تو اللہ تعالی کہتے ہیں میں ہوں **فَاطِرِ** اور **فَاطِرِ فَاعِل** کے وزن پر ہے میں ہوں بنانے والا، میں ہوں سجانے والا ،میں ہوں تراش خراش کر بہترین بنانے والا کس کو؟ **السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** آسمانوں کو اور زمین کو، آسمان اور زمین کو بنانے والی ذات کون ہے؟ اللہ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑی خوبصورت میں نے یہ کائنات سجائی ہے بنائی ہے اب آسمان کی طرف آپ دیکھیں آسمان کے بارے میں سورۃ الملک میں اللہ تعالی کہتے ہیں **الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ (3۔ الملک)** جس نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ **مَا تَرَىٰ** نہیں تم دیکھو گے رحمان کی تخلیق میں مِن **تَفَاوُتٍ** اور **تَفَاوُتٍ** کے معنی کیا ہوتے ہیں کوئی نقص کجی خلل نہ ہو **تناقض** (اختلاف،تضاد) نہ ہو بالکل سیدھا اور برابر ایک نہیں سات آسمان ہیں اوپر نیچے ہیں اور بالکل کوئی ان کے اندر کجی نہیں ہے پھر نظریں اٹھا کر دیکھو **هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ** کیا تمہیں کوئی فطور نظر آتا ہے کوئی سوراخ نظر آتا ہے دوبارہ غور کرو اگر کوئی سوراخ نظر آئے اگر کوئی شگاف نظر آئے تو آپ دیکھیں وہاں پہ **فُطُورٍ** لفظ بھی استعمال ہوا **فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** اسی طرح روزے میں آپ افطاری کرتی ہیں تو کیا ہوتا ہے روزے میں سوراخ ہو جاتا ہے تو چیر پھاڑ کر تراش خراش کر بنانے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ، جس نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو بلندی کو دیکھ لیں پستی کو دیکھ لیں، علوی کو دیکھ لیں سفلی کو دیکھ لیں کس نے بنایا اللہ نے تو جو اللہ ہے وہی الہ ہونا چاہئے جو کہ فاطر ہے اور پھر اس نے کیا کیا صرف آسمان اور زمین نہیں **جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ** بنانے والا ہے فرشتوں کو **جَاعِلِ جَعَلَ** سے ہے اور **جَعَلَ** کے معنی کیا ہوتے ہیں بنانا تو **جَاعِلِ** بنانے والا ہے **الْمَلَائِكَةِ** فرشتوں کو اور آپ دیکھ لیجئے کہ فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں جیسے کہ انسان ، جن ، چرند پرند ہیں اور یہ کس سے بنائے گئے ہیں یہ نور سے بنائے گئے ہیں فرشتوں کو بنانے والا اللہ ہے کوئی اور نہیں اور فرشتوں کو بنانے کا مقصد کیا ہے **رُسُلًا** پیغام رساں فرشتوں کو بنانے کا مقصد ہے کہ اپنا پیغمبر اپنا قاصد بنانا، **رسول** کی جمع **رُسُلًا** ہے **أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ** اور **أُولِي** والا ،والے کے لئے آتا ہے (اولو، اولی) کیونکہ مؤنث صفت ہے تو مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا **أُولِي** والے ہیں **أَجْنِحَةٍ** اور آپ پڑھ ہی چکی ہیں **(ج ن ح)** اس کا مادہ ہے اور یہ لفظ بازو کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور آپ دیکھیں کہ **جَنَاحَيْنِ** کتنے بازوؤں کو کہتے ہیں؟ دو بازوؤں کو کہتے ہیں اور یہاں پر **أَجْنِحَةٍ** آیا ہے یعنی **جناح** پرندے کے پر کو بھی کہتے ہیں اس کے بازو کو بھی کہتے ہیں اور انسان کے لئے بھی یہ آ سکتا ہے (پر، بازو) اسی طرح فرشتوں کے پروں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو گویا کہ کسی بھی چیز کے دو پہلو ہوں ایک ہو یا زیادہ ہوں تو اس کے لئے **جناح** کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جیسے لشکر ہے اس کے دو بازو

ہیں تو اس کے لئے بھی آتا ہے "**جناح العسکر** " لشکر کے دونوں جانب اسی طرح انسان کے دو بازو کے لئے بھی آتا ہے **جَنَاحَيْنِ** تو بہرحال **جناح** کا لفظ کندھے سے انگلی کے سرے تک کا حصہ اس کو کہا جاتا ہے تو اب یہاں پر **أَجْنِحَةٍ** لفظ استعمال ہوا ہے اور یہ فرشتوں کے پروں کے لئے استعمال ہوا ہے تو گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بنایا اور پروں والا بنایا ، کہتے ہیں کہ **أَجْنِحَةٍ** یہ جمع ہے **جَنَح** کی ، فرشتوں کے پر کتنے ہیں؟ **مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ** فرشتوں کے پر دو دو تین تین چار چار ہیں تو گویا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کا جس فرشتے سے کام لینا ہے اتنی اس کو قوت دی ہے اتنی ہی اس کے اندر استعداد پیدا کی ہے کیونکہ آسمان اور زمین کو بنانے والا بھی اللہ ہے اور فرشتوں کو بنانے والا بھی اللہ ہے اور فرشتوں کے پروں کا ذکر کیا جا رہا ہے اور پروں کا مختلف ہونا قوت پرواز کو واضح کرتا ہے جیسے ان کی استعداد کو واضح کرتا ہے ان کے مراتب اور منازل کا جو فرق ہے اس کی طرف اشارہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سے فرشتے ہیں جن کی قوت پرواز، جن کے مراتب، جن کی منازل مختلف ہیں اب آپ دیکھ لیجئے کہ گویا کہ فرشتوں کے بازوؤں کی تعداد دو دو تین تین چار چار **يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ** اس کے معنی کیا ہیں؟ کہ وہ زیادہ کرتا ہے اپنی تخلیق میں جیسے وہ چاہتا ہے تو گویا کہ اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے تخلیق سے مراد اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جتنی بھی چیزیں ہیں اور بھی جیسے بعض کیڑے ہیں آپ کَنْکَھجُورے کو دیکھ لیں جب وہ چلتا ہے اس کے کتنے پاؤں ہیں انسان کے ہاتھ اور پاؤں کتنے ہیں اور آپ مکڑی کو دیکھ لیں آپ اور کسی حشرات الارض کو دیکھیں آپ پرندوں کو دیکھیں تو پرندے جو ہیں عجیب و غریب اللہ کی مخلوق ہیں مختلف طرح کے ہیں آپ مور کو دیکھیں اور آپ کسی چڑیا کو دیکھیں تو مختلف طرح کی چیزیں ہیں تو یہاں پر گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق میں کسی کو تھوڑا کسی کو زیادہ دیتا ہے، اچھا فرشتوں کے بارے میں ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے کہ ان کے پر کتنے ہیں؟ تو یہاں پر ہمیں یہ پتہ چل رہا ہے کہ دو دو تین تین اور چار چار گویا کہ فرشتوں کے پروں کی تعداد مختلف ہے اور اس سے بھی زیادہ کیسے؟ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک مرتبہ اس شکل میں دیکھا کہ ان کے 600 بازو تھے (یہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی شکل میں دیکھا ان کے 600 بازو تھے اور وہ پورے افق پر چھائے ہوئے تھے(یہ ترمذی کی روایت ہے) تو اس سے ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے آپ دیکھ لیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اتنے بازو اب ان بازوؤں کی کیا کیفیت ہے کس طرح کے بازو اور وہ پورے افق پر چھائے ہوئے تھے افق سے مراد کیا ہے؟ پورے آسمان پر وہ چھائے ہوئے تھے تو یہ ایمان بالغیب میں سے ہے اللہ تعالیٰ ہی یہ کیفیت زیادہ اچھی طرح سے جانتے ہیں تو گویا کہ دو بھی ہو سکتے ہیں اور دو سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں تو **يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ** وہ اپنی تخلیق میں زیادہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے تو تخلیق سے مراد کیا ہے؟ انسان، چرند، پرند، حیوانات، مچھلیاں ہیں آپ مچھلیوں کے پر دیکھ لیں مختلف طرح کے ہیں تو اس سلسلے میں مفسرین یہ کہتے ہیں کہ مثلاً اس سے مراد یہ ہے کہ تخلیق میں حسن خلق ،حسن صوت، ،حسن صورت ،کمال عقل اور علم ،شیریں کلامی سب چیزیں داخل ہیں، ایک رائے یہ بھی ہے کہ **يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ** سے عام معنی مراد ہیں اللہ کی پوری کائنات پہ اگر آپ نظریں دوڑائیں تو مختلف ساخت ہے تخلیق کی، مچھلیوں کو دیکھ لیں، ، مکڑی کو دیکھ لیں کنکھجورے کو دیکھ لیں آپ پرندوں کو دیکھ لیں مختلف ہیں ایک تو اللہ کی تخلیق بہت ہے اور تخلیق کے اندر زیادتی مطلب ہے کہ (ہر ایک کی ساخت مختلف ہے) اللہ تعالیٰ نے مختلف مخلوقات کو خاص قسم کی صفات دی ہیں اور بعض کو صفات میں زیادتی دی ہے کسی کو اعضاء میں، کسی کو عقل میں، کسی کو حسن

میں ،کسی کو سیرت میں، کسی کو کردار میں **إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اللہ جو چاہے بنائے جیسا چاہے بنائے جس طرح کا چاہے بنائے گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا مالک ہے قادر ہے **قَدِير** ہے تو یہ آیت نمبر 1. سورۃفاطر کی کیا بتاتی ہے؟ کہ ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو جو کمال و جمال دیا ہے جو حسن سیرت اور حسن صورت اور حسن کردار اور اخلاق دیا ہے جو کچھ بھی دیا ہے دل کے اندر ،دماغ کے اندر، جسم کے اندر ،گھر کے اندر، رشتے داروں کے اندر دوستوں کے اندر کلاس کے اندر، اندر اور باہر جہاں بھی خلوت میں جلوت میں جو کچھ بھی میرے اور آپ کے پاس ہے اس پر مجھے اور آپ کو نمبر 1- یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اللہ کی عطا کردہ ہیں اللہ نے دیا ہے اپنی عاجزی کا احساس ہو اور اللہ کے قدیر ہونے کا۔ نمبر 2- پھر اللہ کیلئے محبت پیدا ہونی چاہئے کہ اللہ تیری شان کے میں صدقے جاؤں جو چاہے اور جیسے چاہے تو کردے۔نمبر3- پھر اس کا اعتراف کریں (معترف) میں اور آپ سارا دن کیا کرتے رہتے ہیں کتنے شکوے کتنا رونا کتنے آنسو کبھی کسی چیز کا کبھی کسی چیز کا ، آئیے **الحمدللہ** اللہ کی حمد بیان کریں اور یہ حمد قلبی ہے یہ حمد لسانی ہے اور یہ حمد عملی ہے اور تعریف اسی اللہ کی ہونی چاہئے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی ہر چیز کو بنایا آسمان اور زمین کو بنایا بغیر کسی مادے کے بنایا تراش خراش کر خوبصورت بنایا اور پھر انبیاء کے پاس وحی لے کر جانے والے فرشتوں کو بنایا اور فرشتے جو اللہ تعالیٰ کی پولیس ہیں اللہ کی CID ہیں مختلف کام اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سونپ رکھے ہیں اور صرف انہی کو نہیں بلکہ اپنی مخلوق کو مختلف طریقے سے بنایا اور ایک بات یاد رکھیں کہ تمام فرشتے اللہ کے سفیر تو ہیں اللہ کے مطیع تو ہیں لیکن سب کا مرتبہ ایک جیسا نہیں ہے سب کا درجہ ایک جیسا نہیں ہے کسی کی رسائی کی منزل کوئی ہے اور کسی کی رسائی کی پہنچ کوئی جگہ ہے سورۃالصافات میں جبرائیل امین کی زبان سے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ (164)** اور ہم میں سے ہر ایک کے لئے بس ایک معین مقام ہے **وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ (165)** اور ہم صف بستہ خدمت گار ہیں **وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ (166)** اور ہر وقت ہم اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ **(164-166۔ الصافات)** تو کیا بات پتہ چلتی ہے کہ ہر ایک فرشتے کا مرتبہ اور مقام مختلف ہے اللہ نے ہر ایک کو مختلف کام دیا ہوا ہے اور آپ نے بہت سی ایسی احادیث پڑھیں کہ آسمان پھٹا اور دروازہ کھلا اور ایسے فرشتے نکلے جو پہلے کبھی نہیں نکلے تھے تو گویا کہ ہر فرشتے کا ایک مقام ہے اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ میرا اور آپ کا بھی ایک مقام ہے میری اور آپ کی ایک حد ہے ہم سب ایک جیسے نہیں ہیں دو بہن بھائی ایک جیسے نہیں ہیں دو طالبعلم ایک جیسے نہیں ہیں تو رہی دنیا کی بات تو ایک دوسرے کا آپس میں مقابلہ نہ کیا کریں اللہ نے ایک کو محروم کیا کسی چیز سے تو دوسری چیز میں اس کو بڑھا کر دے دیا ہے تو کیا کرنا چاہئے اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اللہ سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتا ہے

آیت نمبر2. مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ترجمہ۔ اللہ جس رحمت کا دروازہ بھی لوگوں کے لیے کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ کے بعد پھر کوئی دوسرا کھولنے والا نہیں وہ زبردست اور حکیم ہے

مَا يَفْتَحِ اللَّهُ نہیں کھولتا اللہ **لِلنَّاسِ** لوگوں کے لئے **مِنْ رَحْمَةٍ** اپنی رحمت" **مَا**" کبھی نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور کبھی استفہامیہ ہوتا ہے اور یہاں پر "**مَا**" استفہامیہ ہے یہاں نہیں کے معنی نہیں دے رہا یہاں

اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اللہ اپنی رحمت لوگوں کے لئے کھولتا نہیں ہے بلکہ کیا ہے **مَا يَفْتَحِ اللَّهُ** جو وہ کھولتا ہے کون؟ اللہ۔ **(ف ت ح)** کے معنی کیا ہیں؟ کھولنا جو وہ کھولتا ہے اور کھولے گا اللہ کس کے لئے ؟ **لِلنَّاسِ** لوگوں کے لئے **مِنْ رَحْمَةٍ** اپنی رحمت میں سے **(ر ح م)** رحم سے ہے **فَلَا مُمْسِكَ لَهَا** پس نہیں اسے کوئی روکنے والا اسے بند کرنے والا اسے منع کرنے والا کوئی نہیں ہے **مُمْسِكَ** یہ اسم فاعل ہے اور **(م س ک)** اس کے معنی کیا ہیں؟ روکنا، بخیل کے لئے بھی یہ لفظ آتا ہے پیچھے آپ نے سورۃالبقرہ میں بھی پڑھا تھا کہ عورت کو یا تو طلاق دے دو اور یا پھر **فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ (229۔ البقرہ)** اس کو بھلے طریقے سے روک لو پھر اسی طرح آپ نے سورۃالاحزاب میں بھی یہ بات پڑھی کہ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالی نے کیا بات کہی تھی **وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (49۔ الاحزاب)** کہ تم انہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دو تو وہاں لفظ کیا استعمال ہوا تھا **(س ر ح)** کا پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ آپ زیادہ شادیاں کر سکتے ہیں اور اس میں آپ کے لئے کچھ شرائط بھی ہیں تو پھر اس کے بعد آپ کو اور کیا کہہ دیا گیا تھا کہ اب ان شرائط پر جو عورتیں پوری اتریں جنہوں نے آخرت کو اور اللہ کے رسول کو چن لیا ہے پھر ان کو آپ طلاق نہ دیں۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا تھا **أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (37۔ الاحزاب) أَمْسِكْ** روک لے **عَلَيْكَ** یعنی گویا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ تُو اپنی بیوی کو روک لے اور اس کو طلاق نہ دے **(م س ک)** کے معنی ہوتے ہیں روکنا بخیل کے لئے بھی آتا ہے کہ جب وہ مال کو روکتا ہے اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتا تو یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ جس رحمت کا دروازہ لوگوں کے لئے کھول دے اس رحمت کو کوئی اور ذات نہیں ہے جو روک سکے ، رحمتوں کو آپ گننا شروع کریں کتنی رحمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نازل کی ہیں ان گنت ہیں اللہ کی نعمتیں اور ان گنت اللہ کی رحمتیں ہیں اور رسول رحمت ہیں آپ نے سورۃ یونس میں پڑھا تھا **يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ(57۔ یونس)** کہ اے لوگوں تمہارے پاس اللہ کا رسول آگیا قرآن لے کر تو کیا رحمت لے کر آیا **رسول؟ الرَّحْمَٰنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْآنَ** (2 الرحمان) رسول رحمت اور قرآن رحمت لے کر آیا، ہدایت رحمت ہے والدین رحمت ہیں پھر رحم کے رشتے پھر والدین کے دل میں اللہ نے رحم ڈالا ہے پھر انسانوں کے اندر رحم ڈال دیا حتیٰ کہ جانور کے اندر بھی رحم ڈالا ہوا ہے کہ ایک جانور دوسرے جانور سے جو اپنا کھُر ہٹا لیتا ہے تو اس رحم کی بدولت ہے جو اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا ہے ہوا جو چلتی ہے یہ اللہ کا رحم ہے اگر میں اور آپ ساری کلاس کے لوگ بھی منہ کھول لیں اور پھونکیں مارنی شروع کردیں آپ بتائیں کہ آپ ہوا چلا سکتی ہیں کلاس کے اندر کی گرمی کو تھوڑی دیر کے لئے اچھے موسم میں بدل سکتی ہیں اور ملک کے سارے لوگ پھونک مار کر ہوا کو چلانے لگیں اور پھونک بھی ماریں گے تو پھونک بھی کس نے دی؟ اللہ تعالیٰ نے دی کیا ہم کر سکتے ہیں ایسا؟ یہ سورج اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے اگر ایک دن کے لئے ایک دن چھوڑیں چند گھنٹوں کے لئے چند گھنٹے بھی چھوڑ دیں ایک گھنٹے کے لئے سورج اپنی روشنی نہیں دیتا تو کیا ہوتا ہے؟ اور آپ دیکھیں کہ اگر سورج کی روشنی ختم ہو جائے سورج کی گرمی ختم ہو جائے پھر کیا ہوگا؟ انسان زندہ نہیں رہ سکتا نہ موسم بدلیں گے نہ پھل اور پھول پکیں گے اور نہ ہی ہمیں اجناس ملیں گی اور نہ ہی انسان اپنی زندگی کو یہاں پر برقرار رکھ سکے گا، اچھا چلیں ان باتوں کو آپ چھوڑیں گھر کے اندر جو روشنی آپ بلب لگاتے ہیں کتنا بل آتا ہے آپ لوگوں کا خاص طور پر جن کا اپنا گھر ہے آپ کا کتنا بل آتا ہے ماہانہ جو بجلی استعمال کرتی ہیں کئی سو ڈالر اس لئے کہ جن کے ذاتی گھر ہیں اس میں اپنا بل دینا ہے اور سردیوں کے دنوں میں بل اور بھی بڑھ جاتا ہے پھر ایر کنڈیشنر جب لگاتے ہیں تو بل کتنا زیادہ

ہوجاتا ہے اگر ہم لوگوں کو سورج کا بل دینا پڑے ایک گھنٹے کا ایک دن کا ایک مہینے کا ایک سال کا تو ساری دنیا بھی جمع ہو جائے ساری دنیا کی دولت جو اللہ ہی کی دی ہوئی ہے وہ اللہ کو جمع کر کے دینا چاہے تو سورج کا بل ادا نہیں ہو سکتا تو کیا ہے کہ اللہ کی رحمتیں ان گنت ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ جس رحمت کا بھی دروازہ لوگوں کے لئے کھول دے **فَلَا مُمْسِكَ لَهَا** اسے کوئی روکنے والا نہیں **وَمَا يُمْسِكْ** اور جسے وہ بند کر دے تو پھر اس کو کوئی کھولنے والا نہیں ہے تو دونوں طرح یہ آیتیں استعمال ہوئی ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں اللہ تعالیٰ جو بات یہاں پر بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی رحمت کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ کی رحمت کے دروازے کو کوئی نہیں بند کر سکتا کسی کو اللہ اولاد دینا چاہے دوسرا کوئی اس کو محروم نہیں کر سکتا کسی کو اللہ اگر مارنا چاہے **وَمَا يُمْسِكْ** اور جو وہ بند کر دیتا ہے تو اس کو کوئی نہیں کھول سکتا **فَلَا مُرْسِلَ لَهُ** پس نہیں کھولنے والا یہاں پر **(رس ل)** لفظ استعمال ہوا ہے کوئی نہیں بھیجنے والا کوئی نہیں چھڑانے والا کوئی نہیں بندش کو دور کرنے والا یہ بھی اسم فاعل ہے **لَهُ** اس کو **مِنْ بَعْدِهِ** اس کے بعد **وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** اور وہ ہے غالب اور حکمت والا اس کے معنی کیا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ میری نعمتوں کی بارش عام ہے ان پر غور و فکر کرو اگر تم چاہتے ہو کہ نعمتیں باقی رہیں اور ان کاتسلسل باقی رہے تو پھر ایک بات یاد رکھنا کہ نعمتوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں دوسری بات یہ کہ عبادت کا تنہا میں حق دار ہوں تیسری بات یہ کہ پھر شکر گزاری بھی میری ہی ہونی چاہئے پہلی بات کیا ہے **الحمد للہ** حمد اللہ کی فاطر، خالق جب وہ ہے رحمتوں کو کھولنے والا بند کرنے والا بھی وہی ہے نعمتیں دینے والا اور نعمتوں سے محروم کرنے والا بھی وہی ہے تو پھر لوگوں نے شرک کہاں سے کرنا شروع کر دیا اہل مکہ کیا کرتے تھے اہل مکہ فرشتوں کو بھی اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے اور انہوں نے بعض اپنے بتوں کی دیوی اور دیوتاؤں کی تصویریں اور فرشتوں کے ناموں پر ان کے خیالی مجسمے بنائے ہوئے تھے اور پھر وہ کیا کرتے تھے ان کو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں اللہ کی صفات میں شریک کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں پہ یہ بات بتائی کہ جس رب نے آسمان و زمین کو بنایا اسی نے فرشتوں کو بھی بنایا اور وہ سب کچھ کرنے پر تیار ہے تو پھر کرو کیا کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو توحید پرست بنو اور شرک نہیں کرو **حضرت معاویہ** رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل **(گورنر) کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ** رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی حدیث لکھ کر بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو- حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے میر منشی رواد کو بلاکر لکھوایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس وقت جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا **اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ**. یعنی یا اللہ جو چیز آپ کسی کو عطا فرما دیں اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو آپ روکیں اس کو کوئی دینے والا نہیں، آپ کے ارادے کے خلاف کسی کوشش کرنے والے کی کوشش نہیں چلتی(**مسند احمد)**- تو یہ الفاظ اس وقت سنے تھے گویا کہ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے تو یہ دعا پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجی اور یہ آپ کو بہت سی دعاؤں کی کتابوں سے بھی مل جائے گی اور یہ دعا پڑھنے کا مقصد کیا ہے کہ ہمارا عقیدہ بھی مضبوط ہوتا ہے کہ کوئی بھی چیز دینے والا اور چھیننے والا یہ اللہ کی ذات ہے تو ہمارا تعلق کس سے مضبوط ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ سے **وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** اور وہ زبردست بھی ہے اورحکیم بھی ہے وہ جو چاہے کرے تو اگر میرا اور آپ کا یہ عقیدہ ہو جائے میرے اور آپ کے دل اور دماغ کی گہرائیوں میں یہ بات آ جائے تو پھر ہم کبھی بھی مایوس نہیں ہوں گے پریشان نہیں ہوں گے

آیت نمبر 3۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ

ترجمہ۔ لوگوں، تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو؟ کوئی معبود اُس کے سوا نہیں، آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو؟

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگوں **اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ** یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو **اذْكُرُوا** کے دو معنی ہیں یاد بھی کرو اور بیان بھی کرو اے لوگوں اللہ کی باتیں یاد کرو اور بیان کرو کیا باتیں اللہ کی؟ **نِعْمَتَ اللَّهِ** اللہ کی نعمت اور نعمت لفظ کیا ہے؟ یہ اسم جنس ہے واحد بھی ہو سکتا ہے اور جمع بھی اور نعمت کیا ہے اللہ کے احسانات پیچھے **رَحْمَةٍ** کہا اب یہاں پہ **نِعْمَتَ** کہا جا رہا ہے یاد دلایا جا رہا ہے کیا کہا جا رہا ہے ایک تکرار ہے ایک ہی بات ہے اور بار بار کہ لوگوں اللہ کے احسانات کو یاد کرو کون سے احسانات؟ **عَلَيْكُمْ** جو تم پر کیے۔ پہلے تو تمہیں پیدا کیا جیسا چاہا بنا دیا ساری دنیا تمہارے لئے سجائی اور بے شمار تمہارے اوپر اللہ نے احسانات کیے **هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ** کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے پیدا کرنے والا بھی ہے **يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ** وہ رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے **وَالْأَرْضِ** اور زمین سے کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دے سکتا ہو، تو کیا بات پتہ چلی فاطر وہ، خالق وہ، الہ وہ، قدیر عزیز اور حکیم وہ ،رحیم وہ ،تو پھر ہونا کیا چاہئے **لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ** نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ اے کاش کہ میرے اور آپ کے دل ناداں کو یہ بات سمجھ آجائے **لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ** نہیں کوئی معبود مگر وہی رزاق بھی وہی ہے رزق بھی وہی دیتا ہے ہو سکتا ہے آپ میں سے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے والدین رزق دیتے ہیں کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میرا شوہر ہے جو کمائی کر کے لاتا ہے یہ تو اسباب ہیں ان اسباب کو پیدا کرنے والا کون ہے ؟اللہ تعالی، شوہر کس نے دیا؟ اللہ تعالیٰ نے والدین کس نے دیے؟ اللہ تعالیٰ نے **لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ** نہیں کوئی معبود مگر وہی پھر کہاں تم دھوکہ کھا رہے ہو آخر کہاں سے تم الٹے پھرے جاتے ہو **اِفک** کا مطلب ہوتا ہے بات کو اُلٹ دینا جیسے آپ دیکھیں کہ یہ میرے پاس گلاس ہے یہ پانی کا بھرا ہوا ہے اس کو میں اُلٹ دوں گی تو کیا ہوگا حقیقت کو اُلٹ دیا تو اب کیا ہے کہ پیندا اوپر ہو گیا اور گلاس کا منہ نیچے ہو گیا تو جو چیز اس کے اندر ہے پانی ہے گر جائے گا خراب ہو جائے گا سارا نظام خراب ہو جائے گا اگر چھت کو نیچے کر دیا جائے تو کیا ہے پھر اُلٹ گئی بستیاں جب اُلٹ جاتی ہیں تو **مؤتفکات** (الٹی ہوئی بستیاں) بن جاتی ہیں پھر اسی طرح **اِفک** کسی پر الزام لگا دینا بات کو اُلٹ دینا تو اب کہا جا رہا ہے **فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ** یہ مضارع مجہول ہے کہ پھر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو تم کیوں شرک کرتے ہو خالق وہ ،مالک وہ ،فرشتوں کو بھی اللہ نے بنایا اور تم نے فرشتوں کو اللہ کے ساتھ خدائی میں شریک کر لیا اور رزاق وہ ،رحیم وہ اور پھر اردگرد کے جو اپنے تمہارے بنائے ہوئے جو دیوتا ہیں تمہاری جو دیویاں ہیں یا تمہارے جو بت ہیں ان کو تم اللہ کے اختیارات میں شامل کرتے ہو تو یہاں پر کیا متوجہ کیا جا رہا ہے کہ شرک چھوڑ دو اور توحید اختیار کرو

آیت نمبر4۔ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

ترجمہ۔ اب اگر (اے نبیؐ) یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں)، تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں، اور سارے معاملات آخرکار اللہ ہی کی طرف رجوع ہونے والے ہیں

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ اور اے نبی ﷺ **اگر** یہ تجھے جھٹلاتے ہیں کون؟ اہل مکہ ،اے نبی ﷺ **اگر** یہ اہل مکہ آپ کو جھٹلاتے ہیں یعنی آپ کی بات نہیں مانتے توحید ، قرآن ، رسالت اور آخرت کا انکار کرتے ہیں **فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ** ۚ تو اس سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں ایک نہیں بہت سے رسول میں نے بھیجے نذیر اور بشیر بنا کر اور لوگوں نے جھٹلائے **وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ** سارے معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع ہونے والے ہیں **تُرْجَعُ** مضارع مجہول ہے رجوع کرنا لوٹنا دوبارہ کسی چیز کی طرف پلٹنا جو کچھ بھی انسان کرتا ہے جو بھی اس کے معاملات ہیں تمام کام تمام اعمال اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جیسے اہلِ مکہ جھٹلا رہے ہیں تو جھٹلا کر جائیں گے کہاں؟ معاملات کا فیصلہ تو اللہ ہی کو کرنا ہے ، رسولوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ہوگا کیا جنہوں نے جھٹلایا تو وہ تباہ و برباد ہو گئے **مؤتفکات** (الٹی ہوئی بستیاں) بن گئے اور یہ جو جملہ ہے بڑا خوبصورت ہے بہت ڈرانے والا بھی ہے بہت تسلی دینے والا ہے **وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ** جتنے بھی معاملات ہیں تو کوئی غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کو تسلی بھی دی جا رہی ہے کہ آپ کیوں غم کرتے ہیں اگر یہ ایمان نہیں لاتے میرے اور آپ کے لئے بھی اس میں تسلی ہے آپ کسی کے ساتھ نیکی کرتی ہیں آپ احسان کرتی ہیں دوسرا آپ کے ساتھ ناشکری کرتا ہے آپ کے احسان کا بدلہ احسان فراموشی کی شکل میں دیتا ہے برا سلوک کرتا ہے دل بہت زخمی ہو جاتا ہے بہت دل افسردہ ہوتا ہے کہ میں نے یہ کیا اور انہوں نے پھر یہ کہہ دیا میں نے یہ اس کے ساتھ کیا اور انہوں نے اس کا یہ مطلب سمجھ لیا ہے ، رسول اللہ ﷺ **کی** مدنی اور مکی زندگی جو نبوت کی زندگی تھی مستقل لوگوں کو پھول بانٹتے رہے خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور لوگ آپ ﷺ **کو** کتنا دکھ دیتے رہے اسی طرح آپ اپنے بارے میں سوچیں آپ حسنِ سلوک کریں آپ صلح رحمی کریں اور رشتہ دار آپ سے برا سلوک کریں آپ ان سے جڑیں اور وہ آپ سے کٹیں آپ ان کو دیں اور وہ آپ کو محروم کریں آپ کی نیت کچھ ہو اور وہ آپ سے کچھ کریں تو اس موقع پہ یہ بات یاد رکھا کریں **وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ** سارے معاملات آخر کار اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اللہ کے پاس جب معاملات پیش ہوں گے پھر خود ہی پتہ چل جائے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا تھا کس نے ٹھیک کیا اور کس نے غلط کیا تو میں اور آپ نیکی کر کے اچھے کام کر کے احسان کر کے پھر پریشان نہ ہوا کریں کہ فلاں نے یہ کیوں کہہ دیا فلاں نے یہ کیوں نہیں دیا فلاں نے کیوں نہیں پوچھا کیوں نہیں میرا بنا نہ میری اولاد نہ میرا شوہر نہ میری بیوی نہ میرے بچے نہ میرے دوست میں تنہا کیوں ہوں ؟میں تنہا دھوپ کے اندر تپ کیوں رہا ہوں ، میں تنہا مسائل کے اندر الجھا کیوں ہوں ؟ میں اکیلا کیوں ہوں ؟ آپ اکیلے نہیں ہیں میں اکیلی نہیں ہوں اگر اللہ کے لئے عمل کر رہے ہیں **وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ** تو اس کے معنی ہیں آخرت آئے گی حساب کتاب ہوگا پھر ہوں گے فیصلے۔

آیت نمبر5۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ
ترجمہ۔ لوگوں، اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگوں **إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ** ۖ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کونسا وعدہ ؟آخرت کا وعدہ۔ رسول سچا، کتاب سچی ،آخرت کا وعدہ بھی سچا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا آخرت تو آنے والی ہے **فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** ۖ کہیں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے دنیا کی زندگی **وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ** اور

تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے **بِاللّٰہِ** اللّٰہ کے بارے میں **الْغَرُورُ** دھوکے باز اب آپ دیکھئے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ دو چیزیں ہیں جو آخرت کی تیاری میں رکاوٹ بنتی ہیں آخرت کا وعدہ جو اللہ تعالی بتا رہے ہیں کہ آخرت آنے والی ہے دو چیزیں ایسی ہیں جو اس وعدے کو جو آنے والا ہے اس کی تیاری کے سلسلے میں انسانوں کو دھوکہ دیتی ہیں اور **(غ ر ر)** اس کے معنی ہوتے ہیں کسی کو غافل پا کر اس سے اپنا مقصد حاصل کرنا کسی کو فریب دینا کسی کو پھانسنا اور آپ دیکھیں کہ ایک ہے **غَرُورُ** اور ایک ہے **غُرُورُ** اگر **غُرور** ہوگا تو اس کا مطلب ہے دھوکہ دینا تو **تَغُرَّنَّكُم** تمہیں دھوکہ نہ دے تمہیں غافل پا کر تمہیں تمہاری آخرت کی تیاری سے روک نہ دے کیا چیز؟ دنیا کی زندگی ، یہ دنیا کا مال و متاع اور دنیا میں کون کون سی چیزیں ہیں جو ہمیں دھوکہ دیتی ہیں ؟ مال اور اولاد اور دوست دھوکہ دیتے ہیں اور کون دھوکہ دیتا ہے؟

تھا جن پر تکیہ وہی پتے ہوا دینے لگے

سب سے بڑی بات ہی یہ ہے کہ جن پر تکیہ تھا بھروسہ تھا انہیں نے ہمیں دھوکہ دے دیا تو آپ دیکھیں مال کے بارے میں انسان سوچتا ہے کہ یہ میرے کام آئے گا جوانی کام آئے گی اولاد کام آئے گی دوست کام آئیں گے لیکن یہ جو ساری چیزیں ہیں یہ کیا ہیں؟ **الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** یہ دنیا کی زندگی ہے اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز نے ہمیں دنیا میں فائدہ دے بھی دیا تو کتنی دیر کتنے دن کتنے سال اور بہت سے اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ یہ فائدہ نہیں دیتے مال کیسا ہے؟ کبھی کسی کے پاس کبھی کسی کے پاس، ڈھلتی چھاؤں ہے دھوپ کی طرح اور انسان کو مصیبت سے بچا نہیں سکتا۔ جیسے خدا نخواستہ کسی کو ایسی بیماری لگ گئی ہے لاکھوں ڈالر خرچ کر دیئے لیکن گھر والے اپنے عزیز کو موت کے منہ سے نکال نہ سکے اب آپ دیکھیں مثلاً میں اپنی ایک دوست کو جانتی ہوں کہ جب ان کی عمر 40 سال کی ہوئی وہ پہلے ہی پتلی تھیں تو کہنے لگیں کہ میرے شوہر یہ کہتے ہیں کہ اب اپنا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ 40 سال کے بعد پھر موٹاپے کو کم کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے بہت زیادہ خوراک کا خیال رکھتیں صحت کا خیال رکھنا لیکن ایسی بیماری لگی، تھیں وہ بڑی اچھی بہت نیک اور بڑی محتاط بھی ورزش بھی کرتی تھیں خوراک کا خیال بھی رکھا سب کچھ کیا لیکن ایسی بیماری تھی سب سے اچھے ہسپتال میں علاج کرایا بہت زیادہ ڈالر خرچ کئے اور بہترین سے بہترین ڈاکٹر گھر کے اندر ڈاکٹر میکے میں ڈاکٹر سسرال میں ڈاکٹر لیکن گھر والے ان کو موت کے منہ سے نکال نہ سکے۔

تو کسی کا یہ سوچنا کہ میرا کم کھانا مجھے بیماریوں سے بچا سکتا ہے یا میری ورزش مجھے بیماریوں سے بچا سکتی ہے یا میری دولت مجھے بچا سکتی ہے یا میری اولاد مجھے مشکلوں سے بچا سکتی ہے یاد رکھیے گا جو کچھ بھی دنیا میں ہے یہ سارا کیا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے یاد رکھیے گا "غ "پر جب پیش ہوتی ہے تو دھوکہ دینا، تو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں غافل پا کر اپنا مقصد حاصل نہ کرلے کہ تم اپنی ڈائیٹنگ میں لگے ہو اپنے جسم کی سجاوٹ میں لگے ہو اپنے گھر کی سجاوٹ میں لگے ہو دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف ہو اور امتحان نہیں دے رہے دوستوں کے ساتھ مصروف ہو نمازیں قضا کر رہے ہو فلمیں دیکھ رہے ہو افسانے اور ناول پڑھ رہے ہو غیبت اور چغلی کر رہے ہو دوستوں کے ساتھ لگے ہو۔ دوستوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں بہت دفعہ دوستوں کے ساتھ مل کرہم وہ نیکیاں جوبڑی مشکل سے کی ہوتی ہیں ان کو ضائع کر دیتے ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں دھوکے میں ڈال دیں کیونکہ دنیا کی زندگی سب کچھ نہیں ہے **إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ** اور دوسری بات کہی **وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ** دونوں میں شد ہے تاکید ہے اور تمہیں وہ دھوکے میں نہ ڈالے پھر دوبارہ اور تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے **بِاللّٰہِ** اللہ کے بارے میں ایک طرف اللہ اور دوسری طرف کون ہے **الْغَرُورُ** اور غرور سے مراد کون ہے؟ "غ "کے اوپر جب

زبر آتی ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے دھوکہ دینے والا تو **غَرُورُ** کیا ہے ہر وہ وہم ہر وہ شخصیت ہر وہ چیز جو انسان کو دھوکے میں مبتلا کر دے **وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ** اور اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکہ نہ دے دھوکا دینے والا اور اگر آپ آیت میں یہاں تک رہتی ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ **غَرُورُ** سے مراد دوست بھی ہو سکتا ہے دولت ہو سکتی ہے اولاد ہو سکتی ہے کیونکہ یہ چیزیں ہمیں دھوکہ دیتی ہیں آپ یہ کام کریں کہ ایک فہرست بنائیں کہ آپ کی زندگی میں کس چیز نے آپ کو دھوکہ دیا کب کب دھوکہ دیا جس پر آپ نے تکیہ کیا تھا اور اسی نے آپ کو دھوکہ دے دیا بہت سے دھوکے ہیں میں کیوں کہتی ہوں یہ فہرست بنانے کا اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آخرت کے معاملے میں بھی بہت سے **غَرُورُ** والے لوگ ہوں بہت سے دھوکہ دینے والے ہوں اور پھر آخرت میں میں اور آپ تہی دامن نکلیں کچھ بھی میرے اور آپ کے پاس نہ ہو بعض اوقات آپ کسی ایسی جگہ چلی جاتی ہیں جہاں پہ آپ سمجھتی تھیں ہدایت ملے گی لیکن وہاں پہ ہدایت کی بجائے آپ گناہ سمیٹتی چلی جا رہی ہیں ایسی صحبت آپ کو مل گئی ہے ایسا فیشن اختیار کرنا شروع کر دیا ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر اپنا وقت گزار رہی ہیں یا مختلف کتابیں ایسی ہوتی ہیں پڑھنے کے بعد وہ کتابیں **غَرُورُ** بن جاتی ہیں یعنی دھوکہ باز آپ سمجھ لیں **غَرُورُ** سراب کے معنی میں ہے کہ پیاسا اس کو پانی سمجھا پاس گیا تو پانی کوئی نہیں تھا چمکتی ہوئی ریت تھی **وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (14۔ الحدید)** آرزوؤں نے تم کو دھوکہ دیا **الْأَمَانِيُّ** یہ بھی **غَرُورُ** ہے دھوکہ دینے والی ہیں **حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ** یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آگیا **وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ** اور دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا تو **غَرُورُ** سے مراد عام چیزیں بھی ہیں

آیت نمبر 6۔ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ
ترجمہ۔ در حقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے پیرووں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو **غَرُورُ** سے مراد ہے شیطان۔ سب سے بڑا دھوکہ دینے والا شیطان ہے تو دھوکے باز کون ہے؟ شیطان ہے تو اللہ تعالیٰ یہاں پہ کیا کہہ رہے ہیں کہ یہ شیطان کیا کرتا ہے ؟ شیطان دل میں وسواس ڈالتا ہے وہ خَنَّاسِ ہے چھپ چھپ کر ہمارے پاس آتا ہے اور ہمیں دھوکہ دیتا ہے کہ یہ بڑا اچھا ہے اس کا تم کہنا مان لو اور یہی وقت ہے ابھی بس یہ کام کر لو اور پھر غیبت اور چغلی جب ہم کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے کسی کے بارے میں کسی کا دل خراب ہو جاتا ہے کسی کے گھر میں لڑائی ہو جاتی ہے دو دوست دور ہو جاتے ہیں خوامخواہ وہ شخص پریشان ہوتا ہے روتا دھوتا ہے تو میں نے اور آپ نے کیا کیا؟ بس میری اور آپ کی خواہش ہے کہ باتیں ہم بہت کرتے ہیں زبان کو تقویٰ کی لگام نہیں دیتے میری اور آپ کی خواہشات کیا ہیں **إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ** یاد رکھنا شیطان ہے تمہارا دشمن میں نہیں کہہ رہی آپ بھی نہیں کہہ رہے اللہ کہہ رہا ہے کہ لوگوں شیطان تمہارا دشمن ہے **فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا** پس اس کو اپنا دشمن سمجھو اس کو دوست نہ سمجھنا یہ تمہیں دھوکا دے گا اور شیطان نے تو چیلنج کیا ہے کہ میں ان کو بھٹکاؤں گا **إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ** بے شک وہ دعوت دیتا ہے **حِزْبَهُ** اپنے پیروکاروں کو **لِيَكُونُوا** تاکہ وہ ہو جائیں **مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ** جلنے والوں میں دوزخیوں میں **سعیر** کی صحبت پانے والے **سعیر** کیا ہے ؟ **(س ع ر)** بھڑکنا آگ کا، تو شیطان کو اپنا دشمن سمجھنا وہ **غَرُورُ** ہے بڑا دھوکا دینے والا ہے اس کو اپنا دشمن سمجھنا **حِزْبَهُ** اپنے گروہ کو اس لئے بلارہا ہے کیونکہ اس نے تو دوزخ میں جانا ہی ہے تو چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ اور لوگ بھی شامل ہوں اور دوزخ

میں اس کے ساتھی بن جائیں اور **أَصْحَابِ السَّعِيرِ** میں شامل ہو جائیں۔ آپ کیا کرتی ہیں اپنے بچوں کا پتہ کرتی رہتی ہیں ان کا دوست کون کون ہے؟ خوب خبر لیتی ہیں کبھی موبائل فون کو چیک کرتی ہیں کبھی اس کے بیگ کو، کبھی اس کی باتوں سے اندازہ کرتی ہیں کہ آج کل میرے بیٹے کے پاس کون زیادہ بیٹھتا ہے، یہ کس کی بات کرتا ہے؟ کس کا فون آیا؟ پھر آپ اس کو کہتی ہیں کہ دیکھو بیٹا میں تمہاری ماں ہوں ماں یا آپ کہتے ہیں یاد رکھنا بیٹا میں تمہارا باپ ہوں باپ، میں تمہارا دشمن نہیں ہو سکتا، میں تمہاری دشمن نہیں ہو سکتی یہ جو تمہارے دوست ہیں، یہ تمہارے دوست نہیں ہیں یہ تمہیں دھوکہ دے کر تمہیں قتل کر دیں گے یہ دھوکہ دے کر تمہاری چیزیں چھین لیں گے یہ تمہیں رولائیں گے، یہ تمہیں پٹوائیں گے یہ تمہیں ذلیل کریں گے تم ان کا ساتھ چھوڑ دو کیونکہ یہ لوگ مجھے اچھے نہیں معلوم ہوتے پھر کیا ہوتا ہے؟ بچہ مانتا نہیں پھر تھوڑے دنوں میں کیا ہوتا ہے؟ کہ وہ لوگ کیسے تھے؟ وہ برے لوگ تھے بچہ بھی ساتھ سگرٹ پینے لگا اس کو نشے کی عادت ہوگئ پھر کیا ہوا؟ پتہ چلا کہ وہ تو چوری بھی کرتے تھے بچے کو چوری کی عادت پڑ گئی اب وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ باتیں بری ہیں لیکن اب دوستوں کے ساتھ ہے پھر کیا ہوا؟ پھر پتہ چلا کہ بچے نے ایک دن ڈاکہ بھی ڈالا کیونکہ بچہ برے لوگوں کے ساتھ تھا اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب چیزیں غلط ہیں لیکن کیا ہے ایک نشہ ہے کبھی دوستوں کا، کبھی چوری کا، کبھی بری باتوں کا ، آئے تو وہ تھے دوست کے روپ میں آئے لیکن وہ دشمن تھے۔ جنھوں نے اس کو برائیوں کی لت ڈال دی اب بچہ واپس آنا چاہتا ہے بچہ کیا کہتا ہے؟ کہ میں نے فون سے ان کا نمبر نکال دیا ہے بچہ کیا کہتا ہے؟ بچہ کہتا ہے اب میں نے لیپ ٹاپ سے ان کے نام بھی نکال دیا ہے اب میں نے چیٹنگ کی فہرست سے ان کو نکال دیا ہے لیکن اب مجھے وہ چھوڑتے نہیں ہیں اور اب جو عادت پڑ گئی ہے نشے کی اب وہ تڑپتا ہے ماں پریشان ہے جب تک اس کو نشہ نہیں ملتا وہ ہوش میں نہیں آتا وہ غسل خانے میں جاتا ہے اور پھر وہ نشہ کرتا ہے اور پھر کیا ہوتا ہے؟ پھر اس کی موت ہو جاتی ہے پھر وہ مر جاتا ہے تو کیا ہے؟ کہ جس طرح اولاد ماں باپ کو دشمن سمجھتی ہے اور مانتی نہیں بات حتی کہ وہ دنیا سے چلی گئی ان دوستوں کی وجہ سے جو اس کے دشمن تھے(بعض دوست اچھے بھی ہوتے ہیں صحبت صالح بھی ہوتی ہیں لیکن جو بری دوستی ہے بری چیزیں ہیں میں اس کی بات کر رہی ہوں) اسی طرح اللہ تعالیٰ جو 70 ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ شیطان تمہارا دشمن ہے یہ تمہیں جہنم کے راستے پہ لے جا رہا ہے صراط مستقیم پہ نہیں جہنم کے راستے پہ چلا رہا ہے انجام کیا ہے؟ تم **أَصْحَابِ السَّعِيرِ** میں شامل ہو جاؤ گے شیطان کا کہنا نہ ماننا اور شیطان کیا کرتا ہے تمنائیں ہمارے دل میں ڈالتا ہے کبھی امیر بننے کی, کبھی خوبصورت بننے کی, کبھی پتلا بننے کی, کبھی فیشن ایسا اختیار کرو کہ لوگ کہیں کہ واہ بھئی واہ (چاہے وہ جو فیشن تھا یا کپڑوں کی تراش خراش تھی اس میں باریک کپڑے پہنے یا غلط فیشن کیا) یا پھر حرام کو استعمال کرنا شروع کیا یا پھر سماجی دباؤ میں مبتلا ہوگے یا پھر کیا کرتا ہے شیطان کہ فلاں بھی تو میرے ساتھ ایسا کر رہا ہے پھر میں ایسا کیوں نہ کروں تو یاد رکھنا شیطان تمہارا دشمن ہے یہ آخرت کی تیاری سے تمہیں روکے گا

آیت نمبر7۔ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

ترجمہ۔ جو لوگ کفر کریں گے اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے اُن کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا** اور جو ایمان لائے **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل صالح کیے **لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ** ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے ، دو عمل کیے ہیں نمبر1- ایمان اور نمبر2- عمل صالح اور دو ہی ان کے لئے جزا ہے ایک ہے مغفرت کی اور دوسری ہے بڑا اجر، اور میں اکثر یہ بات سوچا کرتی ہوں اس سے بڑی کسی کے لئے خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ انسان کے دل پر اور جسم پر اور لباس پر اور اس کی زندگی میں جتنے اندھیرے ہیں جتنے گناہ ہیں جتنے گناہوں کی گٹھڑیاں ہیں سفید لباس آپ نے پہنا ہوا ہے آپ کا سفید یونیفارم ہے اس پر دھبے لگ جاتے ہیں اور وہ سیاہ ہوں کتنے برے لگتے ہیں اور کوئی ایسی چیز آپ کو مل جائے جس سے سیاہ دھبے چھپ جائیں آپ کتنی خوش ہوتی ہیں۔ برتن ہے اس میں داغ لگ گئے ہیں آپ چاہتی ہیں کہ وہ داغ اتر جائیں زندگی داغوں سے بھر گئی ہے گناہوں سے بھری ہوئی ہے انگنت گناہ چھوٹے بھی بڑے بھی خلوت میں کیے جلوت میں بھی کیے کبیرہ بھی ہیں صغیرہ بھی ہیں کچھ کبر سے کیے یعنی گویا کہ اپنے اندر بڑا غرور تھا اس طرح کیے بڑے ایک نشے کے اندر اور کچھ بھولے سے ہو گئے جتنے بھی گناہ ہیں اور کسی کو یہ کہہ دیا جائے اگر تم ایمان لاؤ اور سچی توبہ کرو تو تمہارے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے تو کیا کسی کے لئے اس سے بڑی کوئی خوش قسمتی ہو سکتی ہے یہ ہے ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے لئے **مَغْفِرَةٌ**۔ عربی زبان میں ٹوپی کے لئے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے ٹوپی بالوں کو چھپا لیتی ہے تو مغفرت گناہوں کو چھپا لیتی ہے اللہ بڑا غفور الرحیم ہے آئیے ہم سب اللہ کی طرف رجوع کریں اسلام میں مایوسی نہیں ہے کہ مایوس ہو کر خودکشی کر لی جائے کہ اتنا بڑا گناہ کیا تھا اتنی بڑی غلطی ہوئی تھی منہ نہیں کھلتا زبان نہیں کھلتی کسی کو منہ نہیں دکھا سکتے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میری طرف آ کر تو دیکھ معاف نہ کر دوں تو کہنا اور دوسری بات کیا ہے **وَأَجْرٌ كَبِيرٌ** اس کی شان کے صدقے صدقے جائیں اس کے اوپر قربان جائیں اس سے پیار کریں اس سے وفا کریں اس کی بندگی کریں اس کی حمد کریں اس کے ہو جائیں اس لئے کہ وہ کہتا ہے صرف معاف ہی نہیں بڑا تمہیں اجر دوں گا آپ سوچیں تو سہی آپ محسوس تو کریں **وَأَجْرٌ كَبِيرٌ** کہ بڑا وہ اجر دے گا

آیت نمبر8۔ اَفَمَن□ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

ترجمہ۔ (بھلا کچھ ٹھکانا ہے اُس شخص کی گمراہی کا) جس کے لیے اُس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اُسے اچھا سمجھ رہا ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے پس (اے نبیؐ) خواہ مخواہ تمہاری جان ان لوگوں کی خاطر غم و افسوس میں نہ گھلے جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اُس کو خوب جانتا ہے

اَفَمَن□ کیا پس وہ شخص **زُيِّنَ** خوبصورت بنا دیا گیا **لَهُ** اس کے لئے، ایسا شخص جس کے لئے خوبصورت بنا دیا گیا **سُوءُ** برا **عَمَلِهِ** اس کا عمل، جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا جائے یعنی حرام کھا رہا ہے ،سود کھا رہا ہے، رشوت لے رہا ہے اور ڈاکہ ڈال کر پیسے حاصل کر رہا ہے برا عمل کر رہا ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ یہ بڑا اچھا عمل ہے **فَرَآهُ حَسَنًا** اس کو اچھا سمجھتا ہے جیسے کوئی کسی سے لڑا ہوا ہے لڑائی کو سمجھتا ہے کہ لو جی میں نے پھر اس سے بات تک نہیں کی اس کا برا عمل ہے لیکن وہ اس کو اچھا سمجھتا ہے کٹا ہوا ہے رشتہ داروں سے قطع رحمی ہے اس کے

اندر سمجھتا ہے لو جی کتنا میں مضبوط نکلا میں نے آج تک اس سے بات نہیں کی مجھے ملا تھا فلاں آیا تھا معافی مانگنے میں نے اس کی معافی کو مانا نہیں میں نے نہیں پھر اس کو منہ لگایا وہ اپنے اس عمل کو اچھا سمجھتا ہے معاف نہیں کرتا لوگوں کی غلطیوں کو تو برائیوں کو اچھائی سمجھتا ہے تو اللہ تعالی کیا کہتے ہیں **فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ** یہ اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اس کا مطلب کیا ہے کہ وہ لوگ جو کہ گناہ کرتے ہیں غلطیاں کرتے ہیں اور پھر وہ اچھائی کے راستے پر نہیں آنا چاہتے تو اللہ بھی ان کو اچھائی کے راستے پر نہیں لانا چاہتا اور جو اچھائی کے راستے پر آنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو اچھائی کے راستے پر لے آتا ہے تو اصل بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ کیا ہے کہ جو کافر اور فاجر لوگ ہوتے ہیں ان کے اعمال شیطان ان کے سامنے برا بنا کر پیش کرتا ہے ان کا نفس امارہ اور وہ یہ سمجھتے ہیں ہمارے اعمال بہت اچھے ہیں اور اللہ تعالی کہتے ہیں کہ گویا اللہ انہیں گمراہ کرتا ہے اللہ تو انہیں گمراہ نہیں کرتا وہ شیطان کا کہنا مانتے ہیں اور اپنے نفس امارہ کا کہنا مانتے ہیں وہ برے بن جاتے ہیں تو جب وہ برا بننا چاہتے ہیں تو اللہ بھی ان کے برائی کے راستے ان کے لئے آسان کر دیتا ہے مثلاً کافر تھے گمراہ رہنا چاہتے تھے ایمان نہیں لاتے تھے اور اس کے بعد کوئی شخص کفر کرے اور کہے کہ اللہ ہی مجھے ایمان لانے کی توفیق نہیں دیتا تو یہاں یہ بات کہی گئی ہے کہ جس طرح کے لوگ عمل کرتے ہیں اللہ ویسے ہی راستے ان کے لئے آسان کر دیتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کا راستہ دکھا دیتا ہے **فَلَا** تَذْهَبْ نَفْسُکَ پس نہ جائے تیرا نفس، پس نہ گھلے تیرا نفس پیارے رسول ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ اپنے نفس کو مت گھٹائیں آپ ایمان نہ لانے والوں پر گھٹ گھٹ کر اپنے آپ کو ہلاک نہ کریں **عَلَيْهِمْ** ان پر کون؟ کافر، منافق ،مشرک **حَسَرَاتٍ** حسرت کی جمع ہے **حَسَرَات** اور حسرت کے معنی کیا ہوتے ہیں ؟ **حَسَرَاتٍ** کے لفظی معنی ہیں افسوس کرنا اور کسی کو ننگا کر دیا جانا ، حسیر لفظ بھی ہے جیسے تھک جانا اور اسی طرح حسرت کے لئے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے حسرت کیا ہے؟ نامکمل خواہشات کے لیے آتاہے ، رسول اللہ ﷺ **کی** کیا خواہش تھی؟ آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ ایمان لے آئیں رسول اللہ ﷺ وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے تھے ان پر افسوس کرتے تھے آپ پریشان ہوتے تھے آپ پیچھے پڑھ چکی ہیں کہ **بَاخِعٌ نَّفْسَكَ** کہ کیا آپ اپنے آپ کو ذبح ہی کر ڈالیں گے اگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو رسول اللہ ﷺ ایمان نہ لانے والوں کے لئے بہت زیادہ پریشان ہوتے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی ہے اور تسلی دیتے وقت جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ کیا ہیں کہ اے محمد ﷺ آپ ان لوگوں پر حسرت نہ کریں آپ ان لوگوں پر افسوس نہ کریں آپ ﷺ **ان** لوگوں کے لئے پریشان نہ ہوں اگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے کیونکہ شیطان نے برے عملوں کو ان کے لئے خوبصورت بنا کر پیش کر دیا ہے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ** جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے یعنی یہ آپ کو دھمکی دیتے ہیں آپ کو مجرم کہتے ہیں آپ کو برا بھلا کہتے ہیں لیکن اللہ تعالی ان کی حرکتوں سے خوب واقف ہے تو جب اللہ تعالیٰ کسی کی حرکت سے واقف ہو **عَلِيمٌ** ہو **يَصْنَعُونَ** جو کچھ وہ کر رہے ہوں تو پھر اللہ تعالی کیا کرتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ ایسا پکڑتا ہے جیسا پکڑنے والا پھر کوئی اور نہیں **يَصْنَعُونَ** کیا ہے صنعت گری برے عمل جو لوگ کرتے تھے پھر آگے اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت مثال دی ہے اور اس مثال کے اندر کیا ہے

آیت نمبر9. وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ

ترجمہ۔ وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں، پھر ہم اسے ایک اُجاڑ علاقے کی طرف لے جاتے ہیں اور اسی زمین کو جِلا اٹھاتے ہیں جو مری پڑی تھی مرے ہوئے انسانوں کا جی اٹھنا بھی اسی طرح ہوگا

وَاللَّهُ الَّذِي اور وہ اللہ جس نے **أَرْسَلَ الرِّيَاحَ** ہواؤں کو بھیجا تو اللہ تعالی نے کیا کیا کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے اللہ کی رحمت ہے ہوا تو ہوائیں بھیجنے والا اللہ ہے **فَتُثِيرُ** آپ پیچھے پڑھ چکیں **(ث و ر)** ثور کا مطلب کیا ہے؟ بیل کو کہتے ہیں بیل کیا کرتا ہے؟ زمین کو کھوتا ہے زمین جب وہ کھوتا ہے تو ہوتا ہے کہ مٹی اوپر نیچے ہوتی ہے تو **فَتُثِيرُ** کا مطلب کیا ہے اٹھانا، اٹھاتے ہیں **سَحَابًا** بادل، تو بادلوں کو اٹھاتی ہیں کون؟ **الرِّيَاحَ** ہوائیں بادلوں کو اوپر نیچے کرنا پھر اللہ جب ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں کیا کرتی ہیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور یہاں پہ **سَحَاب** کا لفظ ہے **سَحَاب** کون سا بادل ہے؟ کھینچ کھینچ کر لانا تو جو پانی کو کھینچ کر لاتا ہے اللہ کی رحمت کو کھینچ کر لاتا ہے ہوائیں اس کو کھینچ کر لے کر جاتی ہیں بادل چلے جا رہے ہیں **فَسُقْنَاهُ** اور اس کے معنی کیا ہیں؟ کہ پھر ہم چلاتے ہیں اس کو پھر ہم اس کو لے جاتے ہیں جیسے **ساقی** پانی پلا رہا ہے تو چلتا جا رہا کبھی کسی کو کبھی کسی کو **سَقَّہ** بھی اسی سے ہے **سُوق** چلانا تو **فَسُقْنَاهُ** پھر ہم چلاتے ہیں اس کو **إِلَىٰ بَلَدٍ** ایک بستی کی طرف ایک شہر کی طرف اور بستی کیسی؟ **مَيِّتٍ** جو مردہ ہے ایسی بستی جو اجاڑ ہے مری ہوئی ہے **فَأَحْيَيْنَا** پھر زندہ کیا ہم نے **بِهِ** اس کے ساتھ یعنی وہ جو زمین مردہ تھی اللہ تعالیٰ نے زندہ کر دیا کس کے ساتھ زندہ کیا؟ وہ جو ہوائیں چلیں جو بادل برسے جو بارش مردہ زمین پر آئی اس کے ساتھ اللہ نے مردہ زمین کو زندہ کر دیا **الْأَرْضَ** زمین کو **بَعْدَ مَوْتِهَا** اس کی موت کے بعد **كَذَٰلِكَ النُّشُورُ** اسی طرح ہے جی اٹھنا اسی طرح اے انسانوں تم زندہ ہوگے تو یہاں پہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ بارش سے زمین کی موت زندگی میں بدل جاتی ہے تو اسی طرح زندگی کی مثال سے اللہ تعالیٰ یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ دوبارہ انسانوں کو زندہ کریں گے اور ان سے حساب کتاب لیں گے تو کرنا کیا چاہئے؟ اللہ تعالیٰ کی یہ والی بات کہ **إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ** کہ آخرت آنے والی ہے قیامت آنے والی ہے تو اس کی تیاری کرنی چاہئے تو بنجر زمین کا زرخیز ہو جانا پھولوں پھلوں سے لہلہا اٹھنا اس کا مطلب ہے کہ جو انسان مر جائیں گے وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ان سے حساب کتاب ہوگا اور دوسری بات ہمیں کیا پتہ چلتی ہے کہ **كَذَٰلِكَ النُّشُورُ** اور اسی طرح ہے جی اٹھنا انسانوں کا **النُّشُورُ** یہاں پہ مصدر ہے اور تاکید کے معنی میں ہے کہ انسان بھی اسی طرح اٹھا کھڑے کیے جائیں گے آپ پیچھے یہ بھی پڑھ چکیں کہ بارش سے مراد ایک تو یہ بارش ہے کہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اور آسمان سے جو بارش ہوتی ہے یہ ہمیں نظر آتی ہے اور دوسری بارش کونسی تھی رحمت کی بارش وحی کی بارش ہوئی انبیاء آئے اور پھر کیا ہے کہ روح جاگ اٹھی، انسانیت جاگ اٹھی حق اور باطل کی تمیز ہوئی تو جیسے انسان کی جسم کے لئے پھل پھول پودے زمین کی ہریالی کام آتی ہے اسی طرح انسان کی روح کے لئے وحی کا علم، انبیاء کی صحبت، انبیاء کی سیرت، انبیاء کا کردار قرآن یہ کام آتے ہیں یہ روح کی غذا ہیں **كَذَٰلِكَ النُّشُورُ** اسی طرح اصل میں دلوں کو سکون ملتا ہے اسی طرح انسان حیات جاوداں پاتا ہے مردہ زمین جیسے زندہ ہوتی ہے انسان کو زندگی مل جاتی ہے حیات جاوداں مل جاتی ہے دنیا ہی نہیں آخرت بھی اس کی ہو جاتی ہے